

مکتوبات قاضی عبدالودود بنام مختار الدین احمد

۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء

بھنور پوکھر، بانگی پور
مکرتی

میں کل پڑنے والہں آیا تو علی گڑھ میگزین کا اگست نمبر اور آپ کے تین خط لے۔
شکریہ۔ میگزین (۱) کے بعض مضامین اچھے ہیں۔

۱۔ غالب کا یہ اعتراض کہ "خلف" نام نہیں ہو سکتا، غلط ہے۔ کتابوں میں اس نام کے
بہت سے آدمیوں کا ذکر ہے۔

۲۔ فرہنگ نظام (۲) کا نام میں نے سنا ہے، مگر ابھی اس کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

۳۔ آغا احمد علی (۳) کے بارے میں فی الحال میرا کچھ لکھنا مشکل ہے۔ جن کتابوں کے نام

آپ نے تحریر کیے ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کی کتابیں ہیں۔ نام اس وقت یاد نہیں

آتا۔ حکیم حبیب الرحمن مرحوم نے ان سے متعلق ایک مضمون مدت ہوئی لکھا تھا۔ مگر

باوجود وعدہ مجھے وہ رسالہ جس میں یہ چھپا تھا نہ بھیج سکے۔ آپ ڈاکٹر عبدالرب شادانی

سے اس کی نسبت دریافت کریں۔ آغا کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ فارسی

کے صرف دو نمبر اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے

تھے، لیکن شاعر کی حیثیت سے انھیں کوئی مرتبہ حاصل نہیں۔ مؤید بڑبان کا سال طبع

جو مرنے لکھا ہے غالباً صحیح ہے۔ قطعی طور پر مؤید کو پھر دیکھنے کے بعد لکھوں گا (۴)

۴۔ جرمن اور فرانسیسی دونوں سیکھنے کے قابل زبانیں ہیں۔ (۵) فرانسیسی نسبت آسان

ہے۔ چار پانچ مہینوں میں اتنی آجائے گی کہ آپ نثر کی معمولی کتابیں بلا تکلف پڑھنے

لگیں۔ Hugo Self-taught Series منگوائیے، تلفظ کے لیے کسی ایسے شخص سے مدد لیجیے جو

اس زبان سے واقف ہو۔ علی گڑھ میں ایسے بہت لوگ ہوں گے۔

۵۔ مکتوباتِ شاد پر جو مضمون لکھا گیا تھا وہ شخص معلوم (۶) نے واپس نہیں کیا۔ کسی

دوسرے مضمون کے لیے بھی فی الحال وقت نکالنا مشکل ہے۔ ایک بات اور بھی ہے:

میں خود اڈیٹر کی درخواست کے بغیر رسالے کے لیے مضمون نہیں دے سکتا۔

۶۔ ابوالکلام آزاد کی قیادت کے بارے میں سعدی کی رائے سن لیجیے:

کس نیاید بزر سایہ بوم در ہما از جہاں شود معدوم

۷۔ غبارِ خاطر ابھی حال میں دیکھی اور باتوں سے قطع نظر مُصنّف صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔

۸۔ میں ابھی سندھ گیا تھا، سات آٹھ مہینے رہ کر واپس آیا ہوں۔ ہم لوگوں نے وہیں قیام

کا فیصلہ کیا ہے، کرانچی یا حیدرآباد ان دونوں میں سے کوئی جگہ چُنن جائے گی۔ ہوائی

راستہ اب تک خطرات سے خالی ہے۔

۹۔ غالب کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ علی گڑھ میں (۷) ہے۔ غالباً شینستہ گلشن میں۔

میں اس کے مندرجات کی تفصیل چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟ یہ معلوم ہو جانے کے

بعد کہ اس میں کیا کیا ہے ممکن ہے میں مزید تفصیل چاہوں۔ آپ اگر یہ نہ کر سکیں

اور کوئی دوسرا شخص اس پر راضی ہو تو اسے معاضدہ بھی دے سکتا ہوں۔ امید ہے کہ

آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

(۲)

۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء

بھنور پوکھر

شفیق کرم۔ آپ نو فارسی خطوط کا رجسٹری شدہ پیکٹ میں نے چند روز ہونے بیچ دیا

ہے، ملا ہوگا۔ یہ خطوط اور دوسری چیزیں جو میں بھیجوں گا وہ کتابی شکل میں چھیں گی جیسا کہ

میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب میں اگر رسالہ عبدالکریم بتمامہ

شامل کر دیا جائے تو بُرا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس کے بعد اردو کا حصہ مختصر رہے گا۔ یہ میں

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ یہ اس لیے کہ ابتدا میں وہ صرف تیغ

تیز چھپوانا چاہتے تھے، میں نے انھیں مشورہ دیا کہ اس کے ساتھ لطائفِ غیبی اور رسالہ

عبدالکریم بھی رہے۔ وہ غالباً اپنا کام مکمل کر چکے ہیں لیکن کتاب چھپوانے میں ظاہراً ابھی دیر

ہے۔ اس صورت میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں چھپوا سکتا (۸)۔ میں نے ان کی اجازت طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کے بعد بھی آپ اپنے مجموعے میں شامل کر سکتے ہیں۔ اس کی اگر اجازت مل گئی تو آپ چھاپیں گے؟ فوراً لکھیں۔ بڑی تقطیع (فولس کیپ سائز) کے صفحے میں میرے پاس ایک نقل ہمیش پرشاد صاحب کی بھیجی ہوئی موجود ہے وہی آپ کو بھیج دوں گا۔ نظیر اکبر آبادی کے حالات و کمالات پر جو کتاب شہباز نے لکھی ہے (۹) (دوسرا کارڈ؟ ذیل میں درج ہے)

(۳)

۲۷ جنوری ۳۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور
شفیق کرم، تسلیم

آپ کا کارڈ مورخہ ۲۳ جنوری ملا۔ شہباز کی کتاب میں جہاں نظیر کے تلامذہ کا ذکر ہے حکیم غلام رضا خاں کا ایک خط بھی درج ہے۔ اس خط کی نقل اور اس عبارت کی جو اس کے متعلق ہے نقل مطلوب ہے۔ عبدالقادر کے روزنامے میں قہقہے کے متعلق بھی کوئی بات نہ لگی؟ (۱۰)۔ میں نے اس کے بارے میں آپ سے کہا تھا۔ عبدالقادر اس زمانے میں کلکتے میں تھے جب غالب وہاں گئے تھے اور غالب نے باہر مخالف کا ایک نسخہ انھیں بھیجا تھا۔ بہت تعجب ہوا کہ غالب کے متعلق ان کے روزناموں میں کچھ نہ لکھا۔

رسالہ عبدالکریم شاید نہ بھیج سکوں۔ سب لکھا لکھایا موجود ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کے بارے میں ۱۰ میں نے ڈاکٹر صدیقی صاحب کو لکھا تھا انھوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ "ایں ہم کہ جوانی نویند جواب ست"۔ اب بار بار کیا لکھوں۔ اس رسالے کی نقل بھی ان سے نہیں (ملی) تھی ہمیش پرشاد صاحب نے بھیجی تھی۔ مگر ان سے ایسے تعلقات ہیں کہ میں ان کی مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اور باتیں آئندہ ایک رجسٹرڈ خط میں لکھوں گا۔

(۴)

۹ فروری ۳۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور
شفیق کرم

آپ کو ایک رجسٹرڈ خط لکھ چکا ہوں ملا ہوگا۔ آپ کا کارڈ مل آیا اس میں عبارت

متعلقہ حالی و ہیرا سنگھ منقول ہے۔ شکر یہ۔ سپرد کی تقریروں کا مجموعہ نہ ملا تو کوئی حیرت کی بات نہیں۔ لیکن کلیاتِ فرخی کا مسلم یونیورسٹی کے کتب خانے میں نہ ہونا آپ کے اساتذہ کے اپنے فرائض کی طرف سے مجرا نہ غفلت ہے۔ فرخی کے معاصرین میں بہت کم شعراء کے دوادین ملتے ہیں۔ کس قسم کے لوگ ہیں کہ انھیں آج تک اس کے ادیوان کی اہمیت کا احساس نہیں ہوا۔

۱۔ تیج بہادر سپرد کی کتاب کا نام معلوم ہو تو لکھیں کسی اور جگہ سے منگوانے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ سیر سیاح اگر وہاں ہو تو بھیج دیجیے۔

۳۔ دیوانِ فغاں حبیب گنج میں ہو گا یا نہیں؟

۴۔ نصرت علی نصرت (مقیم گلگت) کا حال اگر روزِ روشن اور نگارستانِ سخن میں ہو تو نقل کر کے بھیج دیجیے۔ اشعار کی ضرورت نہیں؟

ڈاکٹر زبیر صدیقی (۱۱) کل ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی غالب نمبر کے لیے مضمون لکھ رہے ہیں، میں نے انھیں لکھا تھا کہ ضرور لکھیں، مختصر ہی کیوں نہ ہو (۱۲)۔

سپرد کی تقریر سماں سے مل سکے گی؟ اگر کسی کتب فروش کے یہاں ہو تو اسے کہیے کہ وہ دو کاپی میرے نام دی پی کر دے۔ اس کی شدید ضرورت ہے۔

(۵)

۳۹ / ۳ / ۳

تبصرہ فرہنگِ غالب میں "یا تھی تو اب نا پید ہے" (۱۳) کے بعد اضافہ بیخ آہنگ میں جو قواعد صرف دیے ہیں وہ محض متبویوں کے لیے ہیں اور ان کی کوئی اہمیت نہیں۔

عبدالصمد والے مضمون کا آخری پیرا گراف یہ ہے (۱۳)

"عبدالصمد غالب کا زائیدہ فکر ہے اور بہت سی باتوں میں غالب کا کماش ہے۔ تو کچھ باتیں اس میں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جو غالب میں نہیں ملتیں" غالب افراسیابی ہیں تو عبدالصمد دارابی، غالب ہندوستان کے رئیس زادے ہیں تو عبدالصمد ایران کا امیر زادہ، پیشہ ور معلم دونوں میں سے کوئی نہیں۔ لیکن تلامذہ کی تربیت سے دونوں میں کسی کو انکار نہیں۔ ساہانِ ششم کا لقب دونوں کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ ("ساہانِ ششم" بہ کاروانی مائیم"

دستنبو کی آخری رباعی کا مصرعِ آخر)۔ عبدالصمد کی وہ خصوصیات جن سے غالب محروم ہیں وہ ہیں جن کا فقدان غالب بہ شدت محسوس کرتے تھے۔ یہ علوم عربیہ اور منطق و فلسفہ میں دخل رکھتی (رکتتا) ہے۔ غالب نے عبدالصمد کی مدح سرائی میں زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ اپنی کتابوں کے پڑھنے والوں کو اس کے وجودِ خارجی کا یقین پیدا کرنے کے لیے دکاہتیں وضع کیں۔ اور اس کے حوالے سے بہت سے نکات لکھے۔ لیکن ایک بات ان کے لیے ناممکن تھی۔ اور وہ ایسی شخصیت کی تخلیق تھی جس کی ذہنی سطح ان سے بلند تر اور جس کی معلومات ان سے وسیع تر اور صحیح تر ہوں۔ خود غالب کی ذہنی سطح کیا تھی اور ان کی معلومات کی کیا کیفیت تھی۔ ایک دوسرے مقالے سے معلوم ہو گا۔“

سفرنگ دساتیر مصنفہ نجف علی کی تقریظ نوشتہ غالب کی نقل براہ کرم بھیج دیں۔ صاف ہو۔ سال طبع کتاب اور عنوان تقریظ بھی۔ مطبع کا نام بھی۔ یہ کتاب وہاں ہے (۱۵) میں نے منگوائی تھی۔ یہ بتائیے کہ آپ کا رسالہ کب تک نکلے گا۔

(۶)

۲۹ / ۳ / ۱۳

شفیق مکرم

کل ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیج چکا ہوں جس میں نوادر غالب (۱۶) کے بعض اجزاء ہیں۔ دلی داد خاں کا پتا آگرہ میں مقامی تحقیقات سے چلے تو چلے۔ کتابوں سے تو اس کی بالکل امید نہیں (۱۷)۔ میں نے ان تذکروں سے مفصل بحث نہیں کی جو قاطع برہان کی اشاعت کے (بعد) شائع ہوئے۔ جہلاً لکھ دیا ہے کہ ان کا بیان قاطع پر مبنی ہے۔ ہفت آسمان کی عبارت کی بھی ضرورت تھی۔ آپ نے اچھا کیا کہ اسے بھیج دیا (۱۸)۔ یہ کتاب غالباً کتب خانہ ”مشرقیہ“ میں ہے۔ ہاں سفرنگ دساتیر اور درمی کشا کے سال طبع سے مطلع کریں، ممنون ہوں گا۔ آپ نے جو کچھ پہلے لکھا ہے وہ بے کار ہے۔ اس کا پتا نہیں کہ آپ نے دونوں میں سے کس کا سنہ دیا ہے۔

رضی الدین نیشاپوری کا بہت مختصر ساقلمی دیوان وہاں ہے۔ ذرا دیکھیے کہ یہ شعر ہے یا نہیں :-
۱۔ چو رسی بطور ہمت ارنی بگو و بگزر کہ نیرزد این تمنّا بجواب لن ترانی
اگر ہو تو اس کے ورق کا شمار بتائیے گا۔

۲۔ ”کف جواد ترا از براسے آل دارم“ : یہ دارم ہے یا داریم؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جس نظم میں یہ شعر ہے وہ قطعہ ہے، قصیدہ ہے، کیا ہے؟ اور اس کا اقتحاجی شعر کیا ہے؟

(۷)

۱۸ / مارچ ۲۰۳۹

سر عبدالقادر سے مضمون مل سکے تو لیجیے۔ میرے مضمون کا یہ عنوان اگر آپ کو بہتر معلوم ہو تو لکھیے " غالب بحیثیت محقق "۔ فارسی کی تخصیص ٹھیک نہیں۔ اس لیے کہ بحث صرف فارسی کی نہیں۔ میری طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں۔ آٹھ دن سے خراب ہے۔ کانفرنس کے کاموں میں بھی شریک نہیں ہوں۔ ہاں ذرا حیدرآباد کے متعلق کوئی کتاب ہو تو اس میں عالم علی خاں کا حال دیکھیے۔ یہ ۱۹۳۸ء میں زندہ تھے۔ عجب نہیں سالار جنگ کے خاندان سے ہوں (۱۹)۔ ان کے متعلق ایک مختصر نوٹ دینا ہے جگہ خالی رکھیے۔ اس کے لیے میں نے پدایت کی ہے... انتظام اللہ شہابی صاحب آزرده پر مُصنّف میں لکھ چکے ہیں (۲۰)۔ مضامین کی تصحیح اچھی طرح ہو ورنہ لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

(۸)

۲۰ / مارچ ۲۰۳۹

آپ کو پہلے خطوط فارسی بھیجے گئے، اس کے بعد ۱۱ مارچ کو کچھ چیزیں تقریظاً اردو اور دیباچے وغیرہ۔ اس کی رسید اب تک نہیں آئی۔ (اس کی فرست بھی مطلوب ہے)۔ تیسری قسط کل یعنی ۱۹ مارچ کو بھیجی ہے۔ اس میں آپ کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں رکھیں۔ کچھ چیزیں چھوٹ گئیں، آج بھیجتا ہوں۔ ترتیب کا آپ کو اختیار ہے جہاں چاہیں رکھیں۔ یہ دیکھ لیجیے گا کہ کمرز نہ ہو جائیں (۲۱)۔ اگر ابھی کتابت نہ ہوئی ہو تو عنوانات اس طرح لکھوائیں کہ ہر عنوان ایک سطر سے زیادہ نہ لے۔

(۹)

۲۵ / مارچ ۲۰۳۹

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیق کرم، آپ کا خط مؤرخہ ۲۱ مارچ ملا۔ اس سے یہ پتا چلا کہ آپ نے آثارِ غالب (ظاہر) آپ نے اسی نام کو ترجیح دی کہ مندرجات کس ترتیب سے رکھے ہیں، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ فارسی خطوط سے جوڑ مل گیا یا نہیں۔ یہ ضروری بات تھی جو آپ نے نہیں لکھی

... اچھا ہے آپ شیرانی مرحوم کے خط کا وہی حصہ دیکھیے جس کا تعلق غالب سے ہے (۲۲)۔
 عکس والا خط (۲۳) میں نے دیکھا ۱۸۱۳ء کا نہیں ہو سکتا اس لیے کہ نمبر ۱۲۳۱ء کی ہے۔
 آپ کی فرست میں مرودف کی غزل نہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مجھی تھی۔ اگر
 آپ نے شامل نہیں کیا تو کیوں؟ (۲۳) اس کا جواب فوراً دیکھیے۔ اگر یہ غزل آپ کو نہ ملی
 ہو تو اسے معیار سے لیجیے، آخر میں رہ سکتی ہے۔ ہاں میں آپ کو اس کی اجازت از خود دے
 دیتا ہوں کہ آپ عبدالقصد پر میرے مضمون کی جگہ مرثی صاحب کا مضمون چھاپیں، لیکن
 وقت یہ ہے کہ اس کا تحقیق دانے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ شائع نہ ہوا تو پھر اس کا
 ابتدائی حصہ لا حاصل سمجھا جائے گا۔ معاصر نکل رہا ہے۔ اگر مرثی صاحب راضی ہوں تو اس
 میں اشاعت کے لیے بھیج دیں، مگر جلد درز آئندہ پرچے میں چھپ نہ سکے گا۔ میں نے اس
 پرچے کے لیے کچھ نہیں دیا۔ باقی کل۔

(۱۰)

۲۶ / مارچ ۱۹۳۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

- شفیقِ کرم، کل کے کارڈ کا جواب دیا جا چکا ہے۔ آج دو کارڈ ملے۔
- ۱۔ اکرام صاحب کی کتاب میں نے نہیں دیکھی، اس لیے مجھے علم نہ تھا کہ اس کے مندرجات
 کیا ہیں۔ سلام والا شعر اور مرثیے کے ۳ بند حذف کر دیں (۲۵)۔ آپ کا یہ کھنا صحیح
 نہیں کہ مرثیے کے ۳ بند مالک رام نے اردو میں چھپوا لیے تھے۔ اردو میں صغیر بلگرامی اور
 غالب کے نام سے میں نے ایک مضمون لکھا تھا اور اس میں یہ بند آگئے تھے (۲۶)
 اصل میں جلوہ خضر میں جو غالب سے ملاقات کا حال لکھا ہے وہ سب کا سب نقل کر دیا گیا
 تھا۔ مرودف کے دیوان میں جو اشعار ہیں وہ بھی میں نے اول اول چھاپے تھے (۲۷)۔
 ظاہر آپ نے کتاب کا آغاز فارسی خطوط سے کیا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ممکن
 ہو تو اردو سے آغاز کیجیے۔
- ۲۔ یہ بھی بتائیے کہ پہلا صفحہ جو آپ نے نقل کیا ہے اس کے عنوانات کیا ہیں، کتاب
 کا نام بھی تو اس صفحہ پر ہونا چاہیے، اس کا انتظام کس طرح ہوگا۔ "خطوطِ غالب" یہ
 عنوان دوسرے عنوانوں سے زیادہ جلی نہ ہونا چاہیے۔
- ۳۔ اثرِ غالب کے لیے اب کچھ باقی نہیں۔

۳۱ / مارچ ۲۰۲۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیق کرم، آپ کا کارڈ مورخہ ۲۸ مارچ ملا۔ میں مرثیے کے بند اور معروف کے دیوان والی غزل کے افرانج کے بارے میں لکھ چکا ہوں۔ آپ اگر پہلے ہی لکھ دیتے کہ مالک رام اس غزل کو اور اکرام مرثیے کے بندوں کو شایع کر چکے ہیں تو میں ان کے متعلق طویل نوٹ لکھنے میں وقت برباد نہ کرتا۔ ہاں یہ لکھیں کہ مالک رام نے غزل کب چھپوائی۔ میں مارچ ۲۰۲۶ء کے معیار میں اسے شایع کر چکا ہوں۔ سلام والا شعر بھی حذف کر دیجیے۔ خطوط کو حصہ دوئم اور باقی ماندہ کو حصہ ۱ کر دیجیے اور اردو کو فارسی پر مقدم رکھیے۔ کل رجسٹری بھیج چکا ہوں۔ جس میں آثار کے ابتدائی صفحے اور ”محقق“ کے باقی ماندہ اجزاء ہیں۔

۳۔ عکس حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی بشرطے کہ آپ نے کتاب کا نشان صحیح دیا ہو (۲۸)۔

۴۔ تپاں کا سال وفات نسخہ نے ۱۸۳۳ء لکھا ہے۔ اور میں نے بھی اسے صحیح سمجھ کر حاشی میں لکھ لیا ہوتا مگر بعد کو یہ انکشاف ہوا کہ یہ غلط ہے (۲۹)۔ اس کی وجہ سے بہت کچھ بدلنا پڑے گا۔ تحقیق کی زمین بڑی پالغز ہے۔ بخوبی ممکن ہے کہ یہ غلطی رہ جاتی۔

(۱۲)

۲۱ اپریل ۲۰۲۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

کاغذات مرسلہ کل لے آج واپس ہیں۔ میری طبیعت تین چار دن سے خراب ہے۔ اس لیے آپ کے مضمون کی اصلاح ابھی ممکن نہیں (۳۰)۔ اسے غور سے پڑھنا ہے۔ آپ نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ کیا ارادہ ہے۔ مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں۔ لیکن عندیہ تو معلوم ہو۔

آزردہ والا مضمون، بجنسہ یا خفیف اختلافات کے ساتھ عجب نہیں مُصتَفٰی میں بھی چھپا ہو۔ اس صورت میں اس کی اشاعت نا مناسب ہے۔ یوں بھی فضول سا ہے۔ صاحبِ مضمون نے گلشن بے خار وغیرہ کی مدحیہ عبارات بے کار نقل کیں۔ انھیں کچھ اور نہیں تو یہ تو دیکھ

۵۰۵
 لینا تھا کہ خود غالب نے آزرده کے باب میں کیا لکھا ہے۔ میں تو ادھر کئی دن سے لاتبریری
 گیا نہیں۔ آج قاسم صاحب کو نگیٹو کے بارے میں لکھ رہا ہوں (۳۱)۔ ملا تو بھج دوں گا۔
 ڈاکٹر عبداللطیف (حیدرآباد) کا پتا کسی سے معلوم ہو سکے تو مجھے لکھ بھیجیں۔
 صدر یار جنگ کا نام مضمون نگاروں کی فرست میں نظر نہ آیا۔ ظاہر وہ کچھ نہ لکھ سکے۔
 آپ غالب کے مجموعہ اشعار پر جو شیفٹ کی کتابوں میں ہے ضرور لکھیں۔ محنت طلب
 نہیں، میں اسے دیکھے بغیر اس کا اندازہ کر سکتا ہوں کہ چند گھنٹوں کا کام ہے (۳۲)۔
 شائع شدہ مضامین کی فرست بہت کارآمد ہوتی، مگر آپ نے ادھر توجہ نہ کی۔
 کانفرنس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب اب تک وصول نہیں ہوا۔

(۱۳)

۳۱ / مارچ ۵۰

بھنور پوکھر، پنڈ ۳

(پتہ سہ لکھا کیجئے)

- ۱- آپ کا کارڈ (۱۳ مارچ) کا کل شام ملا۔ کتاب مرسلہ صبح ہی کو آگئی تھی۔ تعجب ہے کہ
 آپ نے نہ عود (۳۳) بھیجی اور نہ وہ بھیجنے کی وجہ بتائی۔
- ۲- موارد الکلم (۳۴) کی تقریظ غالب نے ایک دوسرے شخص کی طرف سے لکھی ہے۔
 مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے حمیدہ سلطان بیگم سے دریافت کیا تھا کہ خسام الدولہ کون
 ہیں، مگر وہ جواب نہ دے سکیں۔
- ۳- میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ غالب کے سفر گلدت سے پیشتر مر چکی تھیں (۳۵)۔
- ۴- عکس دکھیا (۳۶) - ۱۸۰۳ء بالکل خلاف قیاس ہے۔ اس وقت غالب کی عمر اتنی نہ تھی
 کہ وہ کسی امر کی ذمہ داری قبول کریں تو قانون اسے تسلیم کرے۔ ۱۸۱۳ء کے اواخر میں
 بھی غالب کی عمر سترہ برس کی تھی، اور جو قانون آج کل رائج ہے، (میں یہ نہیں کہہ
 سکتا کہ اس وقت بھی یہی قانون رائج تھا) اس کے مطابق ان کی تحریر قرض دینے
 والے کے لیے مفید نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے کہ ۱۸۲۳ء اور سنوں کے مقابلے میں
 زیادہ قرین قیاس ہے۔ ۱۸۲۳ء میں تو میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ زندہ ہی نہ تھیں۔
- ۵- سید حسن عسکری صاحب کو آپ کا پیغام دے دیا گیا تھا، اس کا علم بھی نہیں کہ
 انھوں نے عکس (۳۷) بھیجوا یا نہیں۔

- ۶۔ نجف علی خاں کی کتابوں پر جو غالب کی تقریظیں آثر غالب میں چھپی ہیں ان میں اغلاط طبعات ہوں تو عجب نہیں۔ آپ بہ راہ مہربانی ایک اغلاط نامہ تیار کر کے جلد از جلد مجھے بھیج دیں۔ اس بارے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔
- ۷۔ دیوان معروف جو میر سے پاس تھا ایک صاحب لے گئے اور پھر واپس نہ ملا۔ آپ ذرا یہ دیکھ کر بتائیں کہ علی بخش خاں اور ان کی بیٹی کی شادی کہاں ہوئی تھی۔
- ۸۔ دیوان معر فطرت کے نسخے میری نظر سے گزرے ہیں، لیکن ایسا نسخہ آج تک نہیں ملا جو کل کلام پر حاوی ہو۔ اس میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ دیوان کے جتنے نسخے مل سکیں دیکھے جائیں۔ ان کی نثر کا ایک مجموعہ بھی ہے اور خطوط دوسری کتابوں میں بھی ملتے ہیں۔ ان چیزوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ تذکروں کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ نثر تذکروں کو دیکھنا چاہیے، خواہ وہ بہت بعد ہی کے کیوں نہ ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعد کے تذکروں کے کچھ ماخذ ایسے ہو سکتے ہیں جو اب ناپید ہوں یا سہل الحصول نہ ہوں، مزید یہ کہ ایسا کلام ان میں مل سکتا ہے جو دیوان کے موجودہ نسخوں میں نہ ہو۔ عمید عالمگیری کی کتب تاریخ کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ میں اجمال سے کام لے رہا ہوں۔ اگر وہ یہ لکھیں کہ ان کے پاس کیا مواد موجود ہے تو میں تفصیل سے کام لوں۔ اس کے بغیر بہ خوبی ممکن ہے کہ میں ایسی کتابوں کے نام لکھوں جو خود ان کے علم میں ہوں۔
- ۹۔ ایک کارڈ الگ سے جاتا ہے اس کا تعلق مالک رام صاحب سے ہے۔

مکتوبات مختار الدین احمد بنام قاضی عبدالودود

(۱)

علی گڑھ

۲۲ مئی ۱۹۳۸ء

محترمی و معظمی سلام مسنون

آپ کی رجسٹری کل اتوار ہونے کی وجہ سے آج ملی، نامہ نگراہی کا شکریہ یہاں پر عرض کر رہا ہوں (معذرت) وہ تشفی تو آپ میرے ہی لیے رکھ لیں تو بہتر ہے۔ سید صاحب کو کوئی اور چیز دے دیجیے گا۔ یہاں کی طباعت بہت اچھی نہیں لیکن پروف سے پورا اندازہ نہیں ہو سکتا، اگر آپ

چند دن توقف کریں تو میں اصل مطبوعہ فرمے بھیج دوں۔ ان سے صحیح اندازہ ہو سکے گا۔
 غالب کے مکتوبات کے بارے میں آپ کا کوئی خط مجھے نہیں ملا۔ جواب کا مجھے
 اب تک انتظار ہے۔ میں علی گڑھ میگزین کا غالب نمبر نکالنا چاہتا ہوں، اس کی تیاری کے لیے
 تین مہینے سے زائد کی مدت مجھے مل جائے گی۔ عام ادبی نمبر نکالنے کے بجائے شاعروں پر
 خصوصی نمبر نکالنا زیادہ مفید معلوم ہوتا ہے اس میں کچھ بہت مفید معلومات مل جاتے ہیں۔ اس
 سلسلے میں سب سے پہلے آپ کو میں نے لکھا تھا کہ اس سلسلے میں مشورہ دیں کہ کن کن
 عنوانات پر مضامین لکھوائے جائیں۔ میرے خیال میں یہ شمارہ تین حصوں پر منقسم ہونا چاہیے۔
 حالات زندگی، کلام پر تبصرہ اور نوادر و آثار۔ آپ مطلع فرمائیں کہ آپ کن عنوانات پر مضامین
 لکھیں گے۔ اگر غالب کی کچھ نایاب تحریریں مل جائیں تو پھر ان کا عکس چھاپنے کو بھی تیار ہوں
 براہ کرم اپنے مشوروں سے جلد مطلع کریں۔

والسلام

آرزو

(۲)

غالب نمبر

مسلم ریلیف سوسائٹی

۱۰۵۶ لور چیت پور روڈ، گلگت

۲۳۸ / ۶ / ۸

مخدومی سلام مسنون

میں پٹنہ ۲ ماہ رواں کو آیا اور غالباً ۳ کی صبح کو آپ کے یہاں پہنچا۔ ملازم سے معلوم
 ہوا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں، اسی دن شام کو مجھے گلگت آنا تھا اس لیے شام کو حاضر نہ
 ہو سکا۔ آپ کے خطوط مجھے مل گئے تھے اور میں امتحان ختم کر کے لاہر بری پہنچا لیکن کچھ زیادہ
 کام کی باتیں معلوم نہ ہو سکیں۔ شعبہ مخطوطات کے نگرانِ رخصت پر تھے اس لیے شیفت گلگت
 سے استفادہ ممکن نہ ہوا۔ آپ نے جن مطبوعہ فارسی کتابوں کا ذکر کیا ہے تعجب ہے یہاں
 موجود نہیں۔ تذکرہ غوثیہ بھی نہیں ملا، گو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے شلف پر ایک بار
 اسے دیکھا ہے۔ اب یا تو غائب ہے یا سینار میں منتقل ہو گیا ہے۔ چون کہ امتحانات ختم

ہوئے مدت ہوئی اس لیے سینار عرصے سے بند ہے۔

دیوان معروف دیکھا۔ وہ غزل ۱۱ شعروں کی ہے، مطلع یہ ہے:

جوابِ خط نہیں دیتا نہ دے جواب تو دے کہ قاصد آ کے جو کچھ دے خبر شتاب تو دے

عمود شیرانی کے مضمون کا عنوان ہے "فارسی شاعری اور اس کی قدامت" اور اس میں ... وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ اس کا یہ شمارہ لٹن لائبریری میں موجود نہیں۔ یہ مضمون دو قسطوں میں رسالہ سیسل علی گڑھ شمارہ ۱۱ و شمارہ ۲ (۱۹۲۶ء) میں چھپا ہے۔ پہلا شمارہ یہاں موجود ہے لیکن وہ احسن گلشن میں ہے، وہاں سے ایٹو ہونا ممکن نہیں۔

میں ایک ہفتے میں آ جاؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے غالب نمبر کے لیے کچھ لکھنا شروع کر دیا ہوگا۔ آپ نے جن لوگوں کے نام لکھے تھے انھیں خط لکھ رہا ہوں لیکن حمید احمد خاں کا پتا معلوم نہیں۔ شیخ محمد اکرام اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے پتے بھی مطلوب ہیں۔ احسن گلشن میں بہت اچھی کتابیں دیکھنے میں آئیں:

فہرست مخطوطات نمبر ۱۶ خلاصہ دیوانِ رند ۰ تذکرہ شعراءِ مصنف نامعلوم

۹۰ دیوان درد (فارسی) ۱۳۰ دیوان درد (اردو) ۱۳۱ دیوان جرأت ۰
۱۳۵ تذکرہ گل رعنا بچی زانو بنین ۱۴۵ دیوان سعد اللہ گلشن ۲۳۱ تذکرہ الشعراء
دولت شاہ سرخند

یہاں دستبنو مطبوعہ بھی موجود ہے لیکن اس وقت کسی کے نام ایٹو ہے، امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام

مختار الدین

(۳)

حبیب منزل

سیالہ، ضلع پٹنہ

۰۳۸ / ۸ / ۳۰

محمدی سلام مسنون

آج کل خطوطِ غالب مرتبہ ہمیش پرشاد زیر مطالعہ ہے۔ ص ۱۳۱ پر واد علی کا نام ملتا

ہے۔ مرثب کو اگر اس کا احساس ہے کہ صحیح نام امجد علی ہے تو پھر تن میں داہد علی کیوں رکھا۔ " غالباً " نہیں بلکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ امجد علی سے غالب کی مراد میر امجد علی قلق ہیں جو شفق کے خاص ہم نغمیوں اور دوستوں میں معلوم ہوتے ہیں۔ بعض خطوط میں غالب نے ان کا ذکر کیا ہے دیکھیے خطوط نمبر ۰۳، ۰۵، ۰۸، ۰۱۲، ۰۱۳، ۰۱۴، ۰۱۵، ۰۱۶، ۰۲۰، ۰۲۱ وغیرہ۔

میں نے غالب کے پندرہ بیس اعزہ کے نام جمع کیے ہیں جو ان کے خاص رشتہ دار تھے جیسے ماں، باپ، بھائی، بن وغیرہ فرست میں آپ کو دکھاؤں گا۔ آپ بھی اس کا خیال رکھیں۔ اگر کچھ مزید رشتہ داروں کے نام معلوم ہو سکیں تو اچھا ہے۔ کچھ رشتہ داروں کے نام ملتے ہیں لیکن بتا نہیں چلتا کہ وہ غالب کے دور کے رشتہ دار ہیں یا قریب کے۔ " مرزا عاشق بیگ میرا بھانجا، اس کا بیٹا احمد مرزا " (خطوط غالب ص ۱۶۳)۔ غالب کا ایک بھانجا مرزا عباس بیگ ہے جس کی فرمائش پر انھوں نے دعاء الصباح کو نظم کیا تھا۔ یہ عاشور بیگ انھی کے بھائی تو نہیں؟

(خطوط ص ۱۵۰) " ہماری بھائی صاحبہ یعنی زوجہ میر احمد علی خاں مغفور "

(خطوط ص ۱۶۳) ۳ فری، سطر میں مرزا یوسف اور ان کے بچوں کا ذکر ہے، کیا ان کی بی بی بچوں کے نام کہیں ملتے ہیں۔

(خطوط ص ۱۵۲) " فق شعراء حال کے کلام میں نظر نہیں آتا۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

(خطوط ص ۲۳۹) خط ۱۳ کے نیچے تاریخ کیوں درج نہیں۔ تن خط میں دو شنبہ یکم

شعبان موجود ہے۔

(خطوط ص ۳۲۱) دستاویز اور برہان کے علاوہ میرے پاس کوئی کتاب نہیں، دستاویز میرا

ایمان و حرز جان ہے، خط بنام علانی۔ انھی کو لکھتے ہیں " دستاویز میرے پاس نہیں "

(ص ۳۲۵) یہ بھی صریح حقیقت سے انحراف کی مثال ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے

بعد میں ان کے پاس دستاویز نہ رہی ہو۔ دونوں خطوں کا زمانہ تحریر متعین کرنا چاہیے۔

آثار غالب کا جو باب علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر میں قائم کرنے کا خیال ہے اس کے

لیے میں نے سوچا ہے کہ مندرجہ ذیل تحریرات اگر مل جائیں تو شامل کر دوں۔ اپنی رائے سے مطلع

فرمائیے اور اس امر سے بھی اطلاع دیجیے کہ یہ چیزیں کہاں اور کس طرح دستیاب ہو سکیں گی۔

۱۔ ثنوی دغ الباطل

۲۔ پانچ مختصر فارسی ثنویاں (جو دیوان غالب فارسی نسخہ خدا بخش میں موجود ہیں)

۳۔ فارسی قطعہ جو تذکرہ غوثیہ میں ہے۔ یہ قطعہ نہ کلیات فارسی میں ہے نہ سب چہین میں۔

- ۳۔ ثنوی دعاء الصباح شائع کردہ عرشی صاحب درنگار“
- ۵۔ صفیر بگلرہی کے نام غالب کے پانچ خطوط (جلوہ خضر) ۱۰ ایک خط ”ندیم“ گیا میں سید وصی احمد بگلرہی نے شائع کیا ہے۔
- ۶۔ ایک فارسی خط جو آج کل غالب نمبر میں شائع ہوا ہے۔
- ۷۔ گل رعنائی اردو کے اشعار (حسرت موہانی نے شرح دیوان غالب میں کچھ درج کیے ہیں)۔
- ۸۔ امراؤ بیگم نے جو خلد آشیاں کو تیسرا عریضہ بھیجا تھا جسے عرشی صاحب نے شائع نہیں کیا ہے (مثل ۳۳۶ صغیر احباب میں محفوظ ہے)
- ۹۔ سید وصی احمد بگلرہی کی بیاض کے اشعار
- ۱۰۔ مکتوب فارسی بنام ولی داد خاں
- کتب خانہ صیب گنج
- جواب ہمیں کے پتے سے دیجیے۔

(۳)

علی گڑھ میگزین

۱۰۵، ایس ایس دیسٹ

سر سید ہال

۳۸ / ۹ / ۲۶

مخدومی سلام مسنون

ایک عریضہ حاضر خدمت کر چکا ہوں۔ کل تذکرہ غوثیہ ایک شلف میں مل گیا۔ غالب سے متعلق دو مقالات پر ذکر ہے اور وہ شیخ محمد اکرام نے اتیسرے ایڈیشن میں شائع کر دیا ہے کل ہی دو گھنٹے میں پوری کتاب پڑھ گیا ۱۰ دو مقالات پر غالب کے شعر اور مصرعے نقل کیے ہیں۔ اس کتاب سے کوئی خاص روشنی غالب پر نہیں پڑتی۔ لیکن کتاب بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ آپ فرمائیں تو بھیج دوں۔

شیرانی صاحب کا خط ضرور بھیج دیجیے۔ پتا نہیں مولوی عبدالحق کا کوئی خط آپ کے پاس محفوظ ہے یا نہیں ۱۰ جواب سے جلد مطلع فرمائیں۔

والسلام

مختار الدین

مخدومی سلام مسنون

پہلے آپ کا رجسٹرڈ خط ملا اس کے بعد دوسرا سادہ خط ملا۔ ”عود ہندی“ اشاعت اول روانہ خدمت ہے۔ آپ کے مضمون کے مطبوعہ فرمے بھیجنے میں دیر اس لیے ہوتی کہ میں چاہتا تھا کہ ”عود“ مل جائے تو ساتھ ہی روانہ کر دوں۔ اس کا ایک نسخہ یہاں اور تھا اور اس کا سر ورق رنگین (سبز یا سرخ) تھا۔ یہ نسخہ بھی طبع اول کا ہے اور کوئی فرق نہیں۔ لیکن مہر صاحب نے لکھا ہے کہ اشاعت ۳ رجب کی ہے اس اشاعت میں ۱۰ رجب ہے۔

اردو سے معلیٰ کا بھی ایک قدیم مطبوعہ نسخہ یہاں موجود ہے جو ”۳ ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۶ مارچ ۱۸۶۹ء روز مبارکہ جمعہ کو بساعت سعد چھپ کے تیار ہو گیا“ یہ نسخہ سید فخر الدین کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ آخر میں غلط نامہ درج ہے ۳۶۳ صفحات پر یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ یہ مجھے اردو سے معلیٰ کی اشاعت اول معلوم ہوتی ہے۔ نسخہ باہر جاسکتا ہے یا نہیں اور کتب خانے سے میں ایٹو کر سکتا ہوں یا نہیں یہ قابل دریافت ہے۔ یہ کتاب لٹن لائبریری کی نہیں ایک پرائیوٹ ذخیرے کی ہے۔ بہر کیف اگر آپ لکھیں گے تو میں اسے ایٹو کرانے کی کوشش کروں گا۔ آپ کے تفصیلی خط کا شدید انتظار ہے۔ محمود شیرانی مرحوم کے خط کا بھی یہ چیزیں جلد بھیج دیجیے۔ میں (میگزین کی) کتابت ختم کرا کے ایک ہفتے کے لیے ”محرّم کی تعطیلات میں مکان آنا چاہتا ہوں، کب تک یہ ابھی قطعی طور پر نہیں کہہ سکتا۔

آپ کا

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ والسلام

آرزو

(۶)

حبیب منزل

سیلاؤ ضلع پٹنہ

۰۳۸ / ۱۱ / ۱۶

مخدومی سلام مسنون

آپ کی طویل تنقید کی آفری قسط اور آپ کا والا نامہ ملا۔ دلی شکر یہ قبول فرمائیں کہ

آپ نے زحمت فرما کر علالت کی حالت میں اپنا خاصا وقت صرف کر کے طویل خط لکھا۔ آپ کا لکھنا دیکھنے بھی ناگوار نہیں ہوتا پھر میں نے تو خود آپ سے درخواست کی تھی مجھے واقعی ایسی تشدید کی ضرورت بھی تھی۔ آپ اگر رُود بصحت ہوں تو اس سلسلے میں اور کچھ لکھ لکھتے ہوں تو لکھ بھیجیے۔ ابھی ساری باتیں آپ کے دماغ میں تازہ ہوں گی۔

میں نے پہلے بھی آپ کو اطلاع دی تھی کہ ”سیر سیاح“ کے دو مطبوعہ نسخے علی گڑھ میں محفوظ ہیں۔ دیوانِ رودکی کے متعلق بعد کو اطلاع دوں گا۔ آپ کے مضمون کی تصحیح اسی نمبر میں شایع کر رہا ہوں۔

میں ۵ ماہ رواں کو بوقتِ شب پٹنہ پہنچا، دوسرے دن یہاں اپنے گاؤں چلا آیا۔ اس عجلت میں بھی آپ سے ملنے کے لیے وقت نکال سکتا تھا لیکن وہ ملاقات بہت مختصر ہوتی، اس لیے اسے واپسی پر ملتوی کر دیا۔ میں ۱۹ یا ۲۰ کو آؤں گا اور غالب نمبر کے سلسلے میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے اسے اپنے ساتھ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ ناسازی طبع کی بنا پر کام ادھورا رہ گیا ہے اسے براہِ کرم مکمل کر لیجئے بشرطے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہو۔

سید وزیر الحسن صاحب نے جواب دیا ہو تو مطلع کیجیے گا۔ کلیاتِ نثر غالب آپ کو اب تک نہ ملا ہو تو مطلع فرمائیے، میں اس کتاب کی پہلی اشاعت جو ایک زمانے میں آپ کے پاس رہ چکی ہے حاضر خدمت کر دوں گا۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۷)

۱۰۵، سرسید غزنی

۱۹ / ۱ / ۳۹ء

مخدوم گرامی سلام مسنون

پرسوں آپ کے چار پوسٹ کارڈ اور آج رجسٹری ملی۔ ممنون ہوں کہ آپ نے زحمت فرما کر خطوط فوراً بھیج دیے لیکن یہ تو تعداد میں بہت کم معلوم ہوتے ہیں۔ مجھے یاد تھا کہ آپ کے پاس تقریباً چالیس خطوط ہیں۔ براہِ کرم اس پر تفصیلی نوٹ لکھ کر بھیجیں۔ میں نے خاصے صفحات سیکشن کے لیے رکھے ہیں۔ کتابتِ نشنی بخش اور ابنِ شاہ اللہ صحیح ہوگی۔

ڈاکٹر صدیقی ابھی حال میں یہاں آئے تھے۔ میں ان سے ملنے گیسٹ ہاؤس گیا لیکن وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ پھر وہ اسی دن چلے گئے اور میرے لیے ایک رقعہ چھوڑ گئے کہ ایک ہفتے میں وہ مضمون بھیج دیں گے۔ خطوط کی تمسید کے بعد اگر عرش صاحب والی کتاب پر تنقید بھیج دیں تو بہت بہتر ہو۔ اس کے بعد اور مضامین روانہ فرمائیں۔ یہ خط غفلت میں آپ کے حسب حکم صرف رسید کے طور پر لکھ رہا ہوں۔

والسلام

مختار الدین آرزو

(۸)

۱۰۵۰ سرسید غزلی

مسلم یونیورسٹی

۲۳ / ۱ / ۲۳

مخدومی سلام مسنون

دو کارڈوں میں صرف ایک کارڈ ملا۔ آج بھی انتظار کیا کہ دوسرا گمشدہ کارڈ آجاتا تو ایک ساتھ دونوں کا جواب لکھوں۔ مجبوراً ایک کارڈ کا جواب ہی لکھ رہا ہوں میں رسالہ عبدالکریم شائع کرنے کو تیار ہوں لیکن آپ سے جو گفتگو ہوئی اس ساری باتیں حافظے میں محفوظ نہیں۔ براہ کرم انھیں لکھ بھیجیے کہ بعد کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ اس بات کا خیال رکھیے گا کہ مجھے پہلے منظوری علی گڑھ میگزین کے نیچر صاحب پھر سنسر صاحب سے لینا ہوتی ہے اور یہ ضرور نہیں کہ یہ اصحاب بھی اس قسم کے علمی مسائل اسی طرح سوچیں جس طرح ہم سوچتے ہیں۔ میں نے میگزین کے سائز کا فیصلہ کر لیا ہے یہ 8 / 23 x 18 جو گالینا سویرا لاہور کے سائز 16 / 30 x 20 سے طول میں کچھ بڑا ہے۔

صدیقی صاحب ابازت دے دیں تو مجھے مطلع فرمائیے اور رسالے کی نقل بھیج دیجیے۔ مسودہ صاف ہو اور واضح۔ دوسرے مضامین موعودہ بھی جلد روانہ فرمائیے۔ عرش صاحب نے اپنے دونوں مضامین بھیج دیے ہیں۔ مالک رام صاحب کا مضمون بھی آگیا ہے۔ شباز کی کتاب یہاں موجود ہے۔ معلوم نہیں آپ کیا چاہتے ہیں۔ کیا یہ کتاب آپ کو بھیج دوں۔ اس سے کچھ معلومات آپ کو بھیجنے ہیں۔

دقائق عبدالقادر خاں میں غالب کا ایک جگہ بھی ذکر نہیں۔ میں نے بڑی تقطیع کے کوئی ۳۰۰ صفحے پڑھ ڈالے لیکن غالب کا ذکر نہیں ملا۔ بہت افسوس ہوا۔ میں صیب گنج سے کل واپس آیا۔ غالب کے فارسی خط پر جو وہاں محفوظ ہیں تاریخ ۱۸۰۳ء پڑھی جاتی ہے۔ یہ کیوں کر ممکن ہے جب کہ غالب کی مہر پر ۱۲۳۰ کے اعداد منقوش ہیں۔ یہ خط ۱۸۳۰ء یا اس کے بعد کا ہونا چاہیے۔ میں نے اس کے عکس کا انتظام کر لیا ہے۔

والسلام

مختار الدین

(۹)

۱۰۷ سرسید غربی

۲۹ / ۱ / ۲۶

مخدومی سلام مسنون

آپ کا دوسرا گمشدہ کارڈ آج ملا۔ ”زندگانی بینظیر“ کی مطبوعہ عبارت یہ ہے :

” حکیم غلام رضا خاں دہلوی جن سے مجھ کو فنِ طب میں تلمذ حاصل ہے یہ گویا غالب کے متبنی ہیں۔ اردو سے معنی کے دونوں حصے انھی کے نام ہے ہیں۔

چوں کہ یہ بھی مرزا غالب کے حالات سے بہت واقف ہیں میں نے ان کو بھی اس مسئلہ تلمذ کے باب میں لکھا، ان کے یہاں سے یہ مضمون لکھا ہوا آیا۔

” بابت مرزا غالب و نظیر کے جو دریافت فرمایا ہے اس کی مطلق اصلیت نہیں۔ صحیح امر تو یہ ہے کہ مرزا نے نہ تو فارسی کلام کسی کو دکھایا نہ اردو۔ یہ جو مرزا صاحب ہرمز ثم عبدالقصد کو اپنا استاد لکھتے ہیں، اس شخص کا وجود ذہن میں تھا خارج میں نہ تھا۔ چودہ برس کی عمر میں مرزا صاحب دہلی آئے ، پھر یہیں رہے۔ اُس زمانے میں دہلی میں شاہ نصیر کا بہت شہرہ تھا بلکہ مرزا صاحب کے خسر الہی بخش معروف بھی انھی کے شاگرد تھے، مرزا صاحب نے اپنا کلام نصیر تک کو تو دکھایا نہیں، مجھے جو اصل حقیقت اس معاملے میں معلوم تھی حوالہ قلم ہوئی “ (ص ۲۰۰ ص ۲۰۱)

مسنون ہوں کہ آپ نے علی گڑھ میگزین کے ” غالب نمبر “ کے لیے مضامین لکھنے

شروع کر دیے۔ "غالب بہ حیثیت محقق" والا مضمون لکھنا بے حد ضروری ہے۔ اتفاق ہے کہ آپ کے لکھنے سے پہلے میں حبیب گنج ہو آیا تھا۔ دقّاح عبدالقادر خاں دیکھی۔ غالب کا کہیں ذکر نہیں۔ دو روز وہاں رہا کچھ اشارات تیار کیے۔ موقع ہوا تو اس کتاب پر ایک مضمون لکھوں گا۔ آپ براہ کرم بتائیے کہ ان کے تعلقات غالب سے کیا تھے۔ مجھے تو غالب کی تصانیف و خطوط میں کہیں عبدالقادر خاں کا ذکر نہیں ملا ہاں عہود ہندی ص ۱۰ میں مخالفین غالب مولوی نعمت علی، کرم حسین بلگرامی کے ساتھ عبدالقادر خاں کا ذکر موجود ہے۔ اگر غالب سے ان کے تعلقات کا پتا چلے تو ان پر میں مضمون لکھ سکتا ہوں اپنے میگزین کے اسی "غالب نمبر" کے لیے غالب کا ایک نقاد یا غالب کا ایک مخالف یا غالب کا ایک معاصر" یا کسی اور عنوان سے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ غالب سے تعلقات کا کچھ پتا چلے تاکہ عنوان کا حق ادا ہو۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۰)

۱۰۵۰ سرسید غربی

۲۹ / ۲ / ۲۰۰۶

مخدومی سلام مسنون

مطبوعہ عبارت نقل کرتا ہوں: غالب نے برہان کی تنقید میں قاطع لکھی ہے لیکن اس میں یا کہیں اور انہوں نے مفصل طور پر نہیں لکھا کہ فرہنگ نگاری کے اصول کیا ہیں۔ ان اعتراضات سے جو انہوں نے برہان پر کیے ہیں، البتہ کچھ اصول مستنبط ہو سکتے ہیں۔ فرہنگ کا دیباچہ اس باب میں بالکل خاموش ہے۔ قاطع میں ایران و ہند کی مختلف زبانوں کے نام آئے ہیں، یہ سراغ لگانا تھا کہ غالب کے ذہن میں مضموم متعین ہیں یا نہیں، اور ہیں تو کیا ہیں، یہ بحث بھی لا حاصل سمجھی گئی ہے۔ غالب نے کوئی فرہنگ ایسی نہیں لکھی جس میں فرہنگ نگاری کے اصول کی مراعات ضروری سمجھی ہو۔ قادر نامہ نصاب کے طور پر بچوں کے لیے ہے۔ پ کی آہنگ دوم میں محض تھوڑے سے مفردات و مرکبات جمع کر دیے گئے ہیں۔ کتابوں کے آفر میں مشکل لغات کی جو فرہنگیں ہیں ان کا تعلق صرف انہی کتابوں کی لغات سے ہے۔ صرف و نحو میں بھی ان کی مستقل کتاب نہیں، یا تھی تو اب ناہید ہے۔ اس صورت میں

کسی لغت سے متعلق یا صرف و نحو کے کسی مسئلے کے بارے میں غالب کے یہاں جو کچھ ملتا ہے وہ بیشتر جامعیت سے محروم ہے اور اس کے لیے ان پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دباچے میں یہ بتانا تھا کہ زبان سے متعلق غالب کے یہاں جو مباحث ملتے ہیں، ان کی نوعیت کیا ہے۔ یہ بحث بھی دباچے میں نہیں ملتی۔ غالب کی "لسانیاتی دقیقہ سنجی" کی مدح میں چند سطروں کا قصیدہ شاعرانہ فرودگراشتوں کی تلافی نہیں لے سکتا۔ (پہلی)

۱۔ قادر نامہ یہاں لائبریری میں نہیں مازار میں اب بھی مل جاتا ہے۔ میں نے حال کا چھپا ہوا ایک سمسٹا سانسوز رام پور میں خریدنا تھا جو پٹنہ میں ہے۔ جلوہ خضر کا نام احسن ماہروری صاحب کی فرست کتب میں تو ہے لیکن ان کی بہت سی کتابوں کا پتا نہیں۔ متقدمین کے بقول کچھ کتابیں ان کے اعز سے واپس ملے لی ہیں، یہ اس لائن لائبریری میں نہیں۔

۲۔ صاحب عالم کا سال وفات قاموس میں بھی دی ہے۔

۳۔ دیوان غالب کا کون سا نسخہ آپ چاہتے ہیں۔ یہاں کوئی قدیم نسخہ نہیں۔ میں نے اپنا مطبوعہ نسخہ جو آپ کو بھیجا ہے وہ غالب کی زندگی کا مطبوعہ ہے۔

آج کے موصولہ کارڈ کی سب ضروری باتوں کا جواب ہو گیا۔

سیر سیاح ابھی تک نہیں ملی۔

متفرقات غالب بھیج چکا ہوں۔

دری کشا کی تقریظ بھی ساتھ ہی روانہ کر چکا ہوں۔

وصی بلگرامی صاحب کا پتا کیا ہے ؟

آپ منبر سہاے صاحب سے کچھ اس موضوع پر لکھوائیں تو بڑا اچھا رہے۔ فارسی

ادبیات پر ان کا مقالہ خاصا معلوم ہوتا ہے۔

میرزا اسحاق اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔

آرزو

(ii)

علی گڑھ سٹیٹ لائبریری

۲۹/۳/۵۰

مکرمہ سلام مسنون

کل ایگسٹری اور آن آرٹس ڈارڈلار "تیسرہ فرہنگ غالب" کتابت کے لیے دہلی

میں ایک کاتب کے پاس ہے اس لیے وہ نصف سطر کی عبارت مضمون میں تو نہیں آسکے گی لیکن آخر مضمون میں حواشی میں یہ سطر آجائے گی۔

عبدالصمد والے مضمون کا تترسج مل گیا، شکر یہ۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس مضمون کا عنوان کچھ اور رکھا جائے۔ میں چاہتا ہوں یہ عنوان ہو: "غالب کا ایک فرضی استاد عبدالصمد"۔ سفرنگ دستاویز سے تقریظ نقل کر کے آپ کو بھیج چکا ہوں۔ عنوان تقریظ وہی ہے جو میں نے نقل کر کے بھیجا ہے۔ سال طبع بھی لکھ چکا ہوں۔

میگزین کا غالب نمبر "بہت جلد چھاپنے کا ارادہ ہے۔ کاپیاں اور پروف آپ کو بھیجنے میں خاصا وقت لگے گا لیکن اگر آپ ضروری سمجھتے ہوں تو ضرور سمجھوں گا۔ آپ اپنے مضامین جلد بھیجیں اس میں اب دیر نہ کریں۔ میرا خیال ہے محقق والا مضمون جامع ہو۔ صفحات کے لیے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اب آپ کے مرسلہ مضامین کی کتابت ہو تو معلوم ہو کہ یہ مضامین کتنے صفحات لیتے ہیں۔ بہر کیف آپ اطمینان سے لکھیے اور ضخامت کی فکر نہ کیجیے۔ لیکن اسے بھیجنے سے پہلے "نواد" کے اجزاء بھیج دیں کہ مضامین کی کتابت ہوتی جائے اور یہ اجزاء چھپتے جائیں۔ خطوط پر آپ کے نوٹس ہونے بہت ضروری ہیں۔ یہاں خط مجھے عرشی صاحب چھاپنے کے لیے بھیج چکے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک جگہ جہاں آپ کے تیار کردہ متن میں سوالیہ نشان ہے وہاں عرشی صاحب نے تو وہ "امشتبہ لفظاً" استعشار " پڑھا ہے۔

ایک بات اور یاد آئی۔ اور اصحاب نے عبدالصمد سے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ معاصرین نے اس کا ذکر کیا۔ لیکن آغا احمد علی نے ہفت آسمان میں جہاں غالب کی شہنویوں کا ذکر کیا ہے وہاں صراحت سے لکھا ہے کہ عبدالصمد ہرمزد کے شاگرد ہیں۔

نگارستان اور روز روشن کا کتب خانے میں پتا نہیں چلا اس لیے ... کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔

سیر سیاح کتب خانے سے غائب ہے۔ لغت والا مجموعہ فی الحال گم ہے۔ حالانکہ یہ کتابیں میں نے دیکھی ہیں اور یہاں موجود تھیں۔ یہ محسن دوزیر الحسن عابدی نے "آج کل" میں شائع کر دیا ہے۔ اس میں ان تمام اصحاب کے نام درج ہیں جن کے محسن اس کتاب میں موجود ہیں۔ اس میں صفیر بلگرامی کا نام نہیں ملا۔ مضمون نگار نے کتاب کے متعلق پوری تفصیل درج کی ہے۔ جلوہ خضر تو یہاں لٹن لائبریری میں کبھی تھی ہی نہیں اگرچہ احسن مارہروی کے پاس موجود تھی۔ ان کا ذخیرہ کتب یہاں آگیا ہے لیکن اس میں یہ کتاب موجود نہیں۔

[دوسرا کارڈ]۔ قدر بگلرہی کے نام جو غالب کا خط ہے جس کا عکس میں نے آپ کو بھیجا ہے اس میں اب توجہ کی ضرورت نہیں۔ میں نے اس کا پورا متن کلیات اور خطوط کی مدد سے تیار کر لیا ہے۔

دلی داد خاں کے خط میں ایک لفظ کرم خوردہ ہے پڑھا نہیں جاتا۔ یہ بتائیے مکتوب الیہما کے بارے میں کوئی اطلاع مل سکتی ہے؟ میں نے جو کچھ پتا چلایا ہے وہ ناکافی ہے۔

غالب کی حیات میں یا ان کی وفات کے فوراً بعد دو کتابوں میں عبدالصمد کا ذکر ملتا ہے (۱) مجموعہ سخن جو کالن براڈنگ کی فرمائش پر ۱۸۶۳ء میں مرتب؛ اس میں ص ۱۱۲ پر درج ہے کہ غالب فارسی میں ایک آتش پرست کے شاگرد تھے۔ (۲) ہفت آسمان مؤلفہ آغا احمد علی یہ عبارت ملتی ہے۔ تخلص غالب عرف مرزا نوشہ اکبر آبادی المولد دہلوی المسکن شاگرد میرزا عبدالصمد اصفہانی کہ پیشتر ہرمز نام داشتہ، قوت طبع و قدرت سخن گزاری نظماً و نثرًا او را مسلم است بلکہ بیشتر نثر او دلربا تر... حال سندنانی او سیما کیفیت قاطع برہان او کہ پیشتر درفش کاویانی خطابش کردہ وہم چنین جوہر تیغ تیز او از مطالعہ جوہاسای اس خصوصاً مؤیدہ برہان و شمشیر تیز تر تماشاہی سخن عالیست... آنچہ از اعتراض و اصلاح بدیں شعر شوک شد لاجر در مؤیدہ برہان ص ۳۳۲ مرقوم گشتہ، فلا نکرہ۔

ان دونوں کے اقوال یقیناً آپ کے علم میں ہوں گے۔ لیکن میں نے یہاں یہ عبارت اس لیے نقل کر دی کہ غالب کی فارسی دانی کے متعلق آغا کی رائے معلوم۔

کل آپ کا کارڈ ملا۔ براہ کرم کتاب والے اجزاء جلد بھیج دیجیے۔ میرا امتحان ۶ اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں ساری چیزیں پرنس چھینے کے لیے بھیج دوں تو نسبتاً مجھے سکون حاصل ہو جائے۔

عرشی صاحب کا بھی ایک مضمون آیا تھا غالب کی تعلیم پر۔ اس میں عبدالصمد کا مسئلہ چھیڑ دیا ہے انہوں نے۔ لیکن آپ کے مضمون کے بعد اسے شائع کرنے میں اکثر باتیں مکرر ہو جائیں گی۔

والسلام

آرزو

مخدومی سلام مسنون

پچھلا خط میں نے عجلت میں لکھا تھا اور قلم بھی کچھ ایسا تھا کہ آپ کو میرے خط کے پڑھنے میں زحمت ہوتی۔ حفو خواہ ہوں۔

- ۱۔ اس ایک سطر کا اضافہ تبصرے میں ہو جائے گا۔
- ۲۔ سفرنگ سے متعلق بھول ہو گئی تھی۔ میں نے اسے درمی کشا سمجھ کر جواب دیا تھا۔ غلط فہمی یوں ہوئی کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا "سفرنگ دساتیر کی تقریظ رہ گئی"۔ آپ کا مطلب کچھ اور تھا، میں نے کچھ اور بھا۔
- ۳۔ غالب کے ترجمے میں اب اور کوئی بات قابل ذکر نہیں۔ کام کی جو بات آغا احمد علی نے لکھی تھی وہ میں نے آپ کو بھیج دی ہے۔ یہ تحریر ۱۸۶۳ء کی ہے۔
- ۴۔ آفاق دہلوی کا پتا معلوم نہ ہو سکا۔

۵۔ "تحقیق" والے مضمون میں خط دالی ترکیب مجھے پسند نہیں، لیکن آپ یہ مضمون لکھیں ضرور۔ صفحات کا کچھ اندازہ ہو جاتا تو مجھے آسانی ہوتی۔ بہر کیف آپ مضمون لکھنا شروع کر دیں۔ آپ کی تحریریں ویسے بھی مختصر ہوتی ہیں لیکن اختصار کے خیال میں ایسا نہ ہو کہ کوئی اہم بات لکھنے سے رہ جائے۔ آپ نے نوادر کا حصہ مرتب کر لیا ہو تو بھیج دیجیے۔ میں نے جو کچھ مرتب کیا ہے اس کی کتابت ہو گئی۔ اس میں میں نے بہت سی تحریرات نظم و نثر جمع کر دی ہیں۔ کچھ شائع شدہ چیزیں بھی آگئی ہیں لیکن افادیت کے مد نظر سے ہیں اور اس خیال سے کہ وہ سب محفوظ ہو جائیں، ایک جگہ جمع کر لیا ہے۔ لیکن اگر اس شمارے میں گنجائش نہ رہی تو بہت سی تحریریں نکال دینی پڑیں گی۔

دیوان غالب فارسی (نسخہ خدا بخش) پر غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دو تحریروں کا عکس بھی شائع کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے پروفیسر سید حسن عسکری صاحب کو زحمت دی ہے کہ وہ بعض صفحات کے عکس مجھے بھیج دیں! اچھی ان کا جواب نہیں آیا ہے۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام

مختار الدین احمد

علی گڑھ

۲۲ / ۳ / ۱۹۰۳

محدودی سلام مستنون
آثار غالب کی جو ترتیب میں نے رکھی ہے وہ حسب ذیل ہے اگر کوئی بات اس
سلسلے میں قابل ذکر ہو تو مطلع فرمائیے ورنہ بعد کو دقت ہوگی۔

فارسی مکتوبات:

فارسی نشر:

- (۱) تقریظ قاطع برہان
تقریظ سفرنگ دساتیر
تقریظ دری کشا
اردو نشر:

(۱) دیباچہ لطائف غیبی

دیباچہ تیغ تیز

ایک استغناء

مکتوب اردو

دو فارسی شعروں کے مطالب

فارسی نظم:

نامہ منظوم بنام بوہر

تین مہتے

رباعی

فردیات

اردو نظم:

اشتہار بیخ آہنگ

جو سعادت علی

فردیات

علی گڑھ میگزین
مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ

اڈیٹر
مختار الدین آرزو
بی۔ اے (علیگ)

۱۳ / ۳ / ۳۹ء

مخدوم گرامی سلام مسنون

آپ کی مرسلہ رجسٹری ملی اور آج ہی آپ کا کارڈ موصول ہوا۔ شکریہ قبول فرماتیے۔
پیلے رجسٹری کا جواب عرض کروں پھر دوسرے امور کا۔

آپ کے گرامی نامے کا پہلا پیرا گراف جس انداز میں لکھا گیا ہے، اگر اس انداز میں نہ بھی لکھا جاتا تب بھی شاید مقصد فوت نہ ہوتا اور میں اس کی اہمیت اچھی طرح سمجھتا۔ آپ کو تعجب ہوا کہ ایسی معقول باتوں کو ماننے میں یہاں کے لوگوں کو کیا عُذر ہو سکتا ہے (۳۸)۔ اب میں کیا بتاؤں کہ کبھی بعض لوگ معقول بات بھی ماننے کو تیار نہیں ہوتے، اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سینکڑوں نا معقول باتیں کر جائیے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ مہر کیف مطمئن رہیں اپنی سی کوشش کروں گا۔

۲۔ آثارِ غالب شیخ محمد اکرام کی کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے اس حصے کا نام ہے جس میں انتخابِ اشعارِ اردو و فارسی ہے۔ آپ کے مجموعے کا نام کہیے تو ”نوادرِ غالب“ رکھ دوں (۳۹)۔

۳۔ آپ کے تینوں مضامین (۳۰) کے کچھ ری پرنٹ میں آپ کو ضرور دوں گا۔ یہ معاملہ بالکل میرے اختیار کا ہے۔ اس میں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ ن ہند رہ یا جتنے نسخے کہیے فاضل چھپوا لوں، لیکن آپ براہِ کرم اپنے مضامین جلد از جلد چھپجیں، رسالے کی کتابت شروع ہو گئی ہے۔ غالب کے مرسلہ خطوط فارسی ۱۸ صفحوں میں آئے ہیں۔

۴۔ شیخ محمد اکرام کی کتاب میں سراپا سخن، تذکرہ خوب چند ذکا اور تذکرہ سرور سے غالب کے اشعار درج کیے گئے ہیں۔ تذکرہ سرور سے ۱۳ اور عیار الشعراء سے ۲ شعر لیے گئے ہیں۔

۵۔ میمن صاحب کو ہندوستان کے سیاسی انقلاب اور علی گڑھ کے مقامی حالات نے ایسے اور افسردہ بنا دیا ہے۔ آپ یہ کہیے کہ ایک خط انھیں خود لکھیں، میں ان کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔ وہ مجھ سے آپ کے خط کا ضرور تذکرہ کریں گے۔ میں اصرار کر کے

جواب لکھوانے کی کوشش کروں گا۔ ان کا حال یہ ہے کہ وہ اگر موڈ میں ہوتے تو وہ موضوع پر اس تفصیل سے بتانا شروع کر دیں گے کہ انھیں سنبھالنا اور یاد رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ لکھ کر بھیجنے کا کھلف نہیں کریں گے۔ میں کوشش کروں گا کہ جو کچھ وہ کہیں میں آپ کو لکھ کر بھیج دوں۔

۶۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ بمبئی میں تذکرہ مخزن شعراء (۳۱) کا وہ قلمی نسخہ ہے جس پر غالب کے ہاتھ کی تحریر کردہ تقریظ ہے۔ اس کی اہمیت و ندرت کی بناء پر میں نے اس کا عکس میگزین کے غالب نمبر کے لیے حاصل کرنا چاہا۔ نجیب اشرف ندوی صاحب اور ایک اور صاحب (۳۲) کو خط لکھا ہے۔ اگر عکس حاصل ہو گیا تو اس کی اشاعت مفید ہوگی۔ یہ تقریظ مطبوعہ کتاب شائع کردہ انجمن ترقی اردو سے میں نے نقل کر لیا ہے۔ وہ اس وقت کاغذات میں کہیں گم ہے، بعد کو آپ کو بھیج دوں گا۔

۷۔ عبدالقادر خاں والا لطیف کون سا ہے؟ وہی بھینس اور انڈے والا؟ (۳۳)

۸۔ قدسی (۳۳) کی غزل پر جن حضرات نے محسّس لکھے ہیں ان کا مجموعہ بیبلو احسن گلکشن میں موجود ہے اور میں نے اس کی نقل بھی لے لی ہے۔ کتاب کا نام "حدیث قدسی" ہے، ترتیب محمد عمر ساکن دہلی ہیں۔ یہ ۱۸۵۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں شہزادوں اور سلاطین زادوں کے علاوہ متعدد شعراء کے محسّسات ملتے ہیں۔ میر حسدی مجروح، مرزا رحیم بیگ (مؤلف ساطح برہان) بدر الدین (غالب کے مہر کن) کے لکھے ہوئے محسّسات بھی ملتے ہیں۔ میں نے اس کتاب سے نوٹس لے لیے ہیں۔ لیکن اسی عرصے میں سید وزیر الحسن حابدی صاحب نے رسالہ "آجکل" (۱۵ فروری ۱۹۳۰ء) کے شمارے میں غالب کی یہ تصنیف شائع کر دی ہے۔ یہ محسّس اب میں آپ کے زیر ترتیب مجموعے میں شامل کرنا نہیں چاہتا۔ اس کے علاوہ انھوں نے غالب کی ترک سے نوشی پر ایک فارسی قطعہ "سبذ بارخ دو در" سے نقل کر کے چھاپا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق یہ قطعہ ان کی آخری نگارش ہے۔ یہ قطعہ ۲۳ نومبر ۱۸۶۸ء کی شب کو لکھا گیا ہے۔

۹۔ کیا آپ کی مراد مولانا فضل حق خیر آبادی (م ۱۲۷۸ء) سے ہے۔ ان کے حالات میرے ایک کرم فرما عبدالقادر خاں شروانی نے ایک کتاب (۳۵) میں لکھے ہیں اور ان کے عربی قصیدے کا جو انھوں نے جزیرہ انڈمان میں تحریر فرمایا تھا، اردو ترجمہ کیا

- ۱۰ ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس ترجمے پر مولانا ابوالکلام نے نظر ثانی کی ہے۔
 رسالہ عبدالکریم شائع ہو جاتا تو اچھا تھا۔ پتا نہیں وہ (۳۶) کب شائع کریں اور شائع
 کریں بھی یا نہیں۔ لیکن آپ نے تو انھیں لکھ دیا۔ اب کیا ہو!
- ۱۱ میں دورانِ قیامِ صیب گنج زیادہ تر توجہ صرف دو کتابوں پر مرکوز کر سکا۔ دقلم عبدالقادر
 خانی اور سید صاحب عالم مارہروی (معاصر غالب) کا روزنامہ دیکھتا رہا۔ لیکن کتب
 خانے کی فرسٹیں عربی و فارسی و اردو مخطوطات و مطبوعات کی کئی بار پڑھیں، مختلف
 کتابیں منگوا کر دیکھیں بھی۔ بعض اہم مخطوطات کے نمبر اور ضروری معلومات اپنی
 نوٹ بک میں درج بھی کر لیے۔ مجھے ۹۹ فیصدی یقین ہے کہ دیوانِ فاضل عظیم آبادی
 وہاں موجود نہیں۔ آپ کو کسی نے غلط اطلاع دے دی ہے۔ ہاں کلیاتِ طالب علی
 خاں عیسیٰ موجود ہے، مصحفی کے دیوانِ چہارم کا ایک نسخہ بھی وہاں موجود ہے۔ تحفہ
 ساقی اور تذکرہ محزن الغرائب بھی وہاں دیکھنے میں آیا۔ اردو شعرا میں دلی، سودا، بیدار،
 خواجہ میر درد، جراث، ہوس، میر حسن، الہی بخش معروف اور احسن اللہ بیان، دہلوی
 کے دوادین بھی وہاں موجود ہیں۔
- ۱۲ صاحب عالم مارہروی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک بیاض میں عبدالنبی خاں وکیل شاہ
 ایران درگت کے شعر بھی لے ہیں، یہ کون ہیں؟ ایک دوسری بیاض میں غالب کے
 نام تین شعر دستیاب ہوئے ہیں، یہ مطبوعہ تو نہیں (۳۷)۔
- دل دیوانہ وارم کہ خاموش ست تقریرش
 بربنگ زلبِ خواباں بر صد افسادہ ز نخبیرش
- گزر از کوچہای تنگ کے صاحب دماغاں را
 نمی آید بروں از خاد نقاش تصویرش
- روزِ معشر غبارِ تربت ما
 دامنِ بوتراب می خواهد
- ۱۳ صاحب عالم کا روزنامہ فارسی میں ہے بعض مقامات پر مومن و ذوق اور بعض
 دوسرے غیر معروف شاعروں کی غزلیں مل جاتی ہیں لیکن تحریر اس قدر بد خط اور
 شکستہ ہے کہ اگر غالب جیسے نفیس مزاج شخص کو ان کے خطوط پڑھنے میں زحمت ہوتی
 تھی تو یہ غلط نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ روزنامے کی چار سطریں صحیح پڑھنی مشکل ہو جاتی
 ہیں۔ صیب گنج میں جو روزنامہ ہے وہ ۲۱ مارچ ۱۸۵۳ء تا ۱۰ جمادی الثانی ۱۲۲۹ھ سے شروع
 ہو کر ۲۰ اکتوبر ۱۸۵۳ء تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۲۶۹ھ پر ختم ہوتا ہے۔